پاکستان کی قدیم تاریخ، زبان اور ثقافت

ڈاکٹر شبنم اسحاق

ABSTRACT:

It is been commonly observed that in Pakistani languages and culture originates with India and its whole history is related with it but news researches are giving different perspectives. Now after discoveries of pre-historic Swan Valley it is considered that human evolution in this part of geographic world is much older than Sub-Continent and even early Human migration in this part of world is from Swan Valley to other parts on sub-continent. This article briefly articulate the whole issue of Pakistan identity through this "Soan Culture" which was first used by Hellmut De Terra in 1936 but D. N. Wadia had identified the presence of these archaeological implements in 1928. Further archaeological research was conducted by Stephen Lycett in order to determine the morphometric assessment of the Soanian techno-complex.

This culture not only existed as among first cultures of this area but also civilized enough to trade with Iran, Afghanistan and other parts of euro-asia, that influenced not only the living style but or languages as well. This well written research has given Pakistani Identity a new vision. This article is a modified version of a sub chapter of Authors PHD dissertation.

جیولوجیکل سروے آف انڈیا میں ڈاکٹر ڈی این واڈیا نے 1928 میں پہلی بار کوہ نمک میں انسانی آثار کی موجودگی پائی۔ (1) جس کے نمونے یونیورسٹی میوزیم آرکیالوجی اینڈ اینٹالوجی میں موجود ہیں۔ یہ نمونے 1930 میں راولپنڈی کے قریب پنڈی گب میں پائے گئے تھے۔ اس کے بعد 1935 میں یل اور کیمرج یونیورسٹی کی مشترکہ ٹیم نے اس علاقے میں کھدائی کا کام کیا۔اس وقت ہونے والی کھدائیوں کے بل پر ہی آنے والے وقتوں میں کئی نئے سراغ سامنے آئے۔ ان کھدائیوں سے ملنے والی اشیا کے بل پر ہی اسے وادی سون کی تہذیب کا نام دیا گیا اور ان ہی اشیا کی بنیاد پر یہ اندازہ لگایا گیا کہ یہاں اس خطے کی سب سے قدیم تہذیب آباد تھی۔مزید براں یہیں سے انسان کے سب سے پرانے نمونے ملے ہیں جو کہ ایک سے ڈیڑھ لاکھ سال پرانے ہیں۔ یہاں سے کچھ ایسی اشیا بھی ملی ہیں جن کا تعلق دوسرے برفانی دور سے پہلے کا بتایا جاتا ہے۔ یہ اوزار، کاٹنے کا کام دیتے تھے۔ اس دور کو سون وادی کی تہذیب سے پہلے کا دور قرار دیا گیا ہے، ڈی ٹیرا اور پیٹریسن لکھتے ہیں:

"The presence of the large number of pebble tools and cores made on small pebbles in one of the most outstanding features of the Punjab... In the Soan pebble tools there can be traced a development towards smaller and more finely made types. The Soan flake industries, too,provide an excellent example of the evolution of a flake culture in a small area. In the early stages the flakes, showing a development in technique, with much more regular primary flaking and often with faceted plattforms, denoting careful preparations of the core in the manner reminiscent of the levalloisian" (2)

اسی تہذیب کے آثار ہماچل پردیش کے پہاڑی سلسلے سے بھی ملے ہیں۔ اس پہاڑی سلسلے کو شوالک پہاڑی سلسلہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں سے ملنے والے انسانی آثار کو 50 ہزار سے لیکر 12 لاکھ50 ہزار سال قدیم بتایا گیا ہے۔

گو کہ سائنسدانوں میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ یہاں سے ملنے والے انسانی نمونے ہوموار ریکٹس کے ہیں جن کے بارے میں یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یاں تو یہ نسل ہجرت عظیم کے دوران شکست کھا کے ختم ہوگئی تھی یاں پھر افریقی نسل میں ضم ہوگئی تھی۔ مگر خطے سے ملنے والے اوزاروں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اس خطے میں ہجرت عظیم سے پہلے آبادیاں بسائی گئی تھیں۔

مہر گڑھ وادی سندھ کی تہذیب میں سب سے پرانی آبادی ہے۔ بلوچستان کے کچے کے علاقے کی اس تہذیب کے زمانے کے بارے میں ماہرین کا خیال ہے کہ یہ 5500 ق م سے 2600 ق م کے درمیان کا دور ہے۔ 2006 میں سائنسی جریدے نیچر (3) نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ تحقیق کے دوران یہ ثابت ہوا ہے کہ اس علاقے سے انسان کے سب سے پرانے آثار ملے ہیں جن میں دانت بھی شامل ہیں۔

وادی سندھ کی تہذیب کا شمار دنیا کی قدیم ترین شہری تہذیبوں میں کیا جاتا ہے۔ یہ تہذیب میسوپوٹیمیا اور مصر کی تہذیبوں کے ساتھ ہی وجود میں آئی تھی اور ماہرین کے مطابق اس تہذیب کے عروج کے وقت یہاں پچاس لاکھ سے بھی زیادہ افراد رہتے تھے۔ اس کا تعلق کانسی کے دور سے ہے۔ وادی سندھ کا سب سے ترقی یافتہ شہر ہڑپہ تھا، یہی وجہ ہے کہ اسے ہڑپہ کی تہذیب کا نام دیا جاتا ہے۔ اس تہذیب کے بارے میں سب سے اہم دریافتیں 1999 میں ہوئیں جب کھدائی کے دوران مرتبانوں پر لکھی ہوئی تحریریں سامنے آئیں۔ ہاورڈ یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے ہڑپہ آرکیالوج ریسرچ پروجیکٹ کے ڈائریکٹر رچرڈ میڈو کے مطابق یہ تحریریں دنیا کی سب سے قدیم تحریریں ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا:

"One of our research aims is to find more examples of these symbols and follow them as they changed and become a writing system". (4)

ہڑپہ کی تہذیب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جن میں سے پہلا3300 ق م سے 2800 ق م تک کا ہے۔ اس میں دریائے راوی کے کنارے آباد ہونے والے شہر شامل ہیں جبکہ دوسرا بڑی ترقی

کا دور کوٹ ڈی جی میں 2600 ق م -2800 ق م ہے۔ ہڑپہ کی نئی آبادیاں رفتہ رفتہ شہروں میں تبدیل ہوتی گئیں جن میں ہڑپہ، گونیر والا اور موہنجوداڑو پاکستان میں جبکہ دھولا ویرا، کالی بنگن، راکھی گڑھ، روپاڑ اور لوتھال بھارت میں ہیں۔ اس تہذیب کی اب تک 1052 آبادیاں مل چکی ہیں۔ ان شہروں میں دنیا کا پہلا نکاسی آب کا نظام بنایا گیا جبکہ یہاں شہری منصوبہ بندی کے ساتھ بہت شاندار میونسپل حکومت بھی قائم تھی۔ یہاں دنیا کا جدید ترین نظام قائم تھا جس میں گودام، پکی اینٹوں سے بنے بلند گھر، سڑکیں اور حفاظتی بند موجود ہیں۔ یہاں بیشک ملنے والے گھر دوسروں کے مقابلے میں بڑے ہیں لیکن عام برابری کے تصور کو اس حد تک پوجا گیا کہ یہاں کے بسنے والے اونچ نیچ کو نہیں مانتے تھے۔

میسوپوٹیمیا اور مصر کی طرح یہاں عبادت کیلئے بڑے بڑے مجسمے نہیں تھے۔ اس امر کا بھی کوئی پختہ ثبوت نہیں ملا کہ یہاں محل، عبادت گاہیں، بادشاہ کی افواج موجود تھیں۔ اس تہذیب کے بارے میں ملنے والی متعدد اشیا میں سے یہاں ملنے والے برتنوں پر مہریں ہیں۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ اس سے اس تہذیب کے مذہبی رجحانات کا پتہ لگتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ مرتبانوں میں موجود اشیاء اور ان پر مہر کی پرتیں ہیں، حتیٰ کہ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہ مہریں تجارتی مقاصد کیلئے استعمال کی جاتی تھیں۔ یہ وہ پہلی تہذیب ہے جس نے وقت، وزن اور فاصلے ناپنے کیلئے پیمانے بنائے۔

ہڑپہ کا علاقہ اپنے فن اور فن پاروں کی وجہ سے بھی دنیا کی ترقی یافتہ تہذیبوں میں سے ایک تھا۔ یہاں کے زیورات، مجسمہ سازی اپنی مثال آپ ہیں۔ یہاں سے ملنے والے محو رقص لڑکی کا مجسمہ بھی یہ امر ثابت کرتا ہے کہ یہ دنیا کی ترقی یافتہ تہذیبوں میں سے ایک تھا۔ سر جان مارشل اس علاقے کے بارے میں لکھتے ہیں:

"... When i first saw them I found it difficult to believe that they were prehistoric;they seemed to completely upset all the established ideas about early art, and culture. Modeling such as this was unknown in the ancient world upto to the Hellenistic age of Greece, and I thought, therefore, that some mistake must surely have been made; that these figures had found their way into levels some 3000 years older than those to which they properly belonged.... Now in these statuettes, it is just this anatomical truth which is so startling, that makes us wonder whether, in this all important matter, Greek artistry could possibly have been anticipated by the sculptors of a far off age on the banks of the Indus" (5)

ہڑپہ کی تہذیب کے بارے میں ماہرین کا خیال ہے کہ یہ بنیادی طور پر تجارت کی بنیاد پر قائم ہوئی تھی۔ یہاں سے ملنے والے بیل گاڑی کے مجسمے اور تصویریں یہ بھی ثابت کرتی ہیں کہ یہاں تجارت کیلئے آنے جانے کا تصور موجود تھا۔ بھارت کی ریاست گجرات میں لوتھل کے مقام پر ایک نہر بھی ملی ہے جس پر ایک چھوٹی سی بندرگاہ اور کچھ کشتیاں بھی ملی ہیں، یہ دریافتیں ایچ بی

فرینکفرٹ کی ہیں۔ اس خطے کے برتنوں اور جنوبی ترکستان اور شمالی ایران کے برتنوں میں بھی کافی مماثلت پائی جاتی ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان علاقوں کے درمیان تجارتی روابط تھے۔ وینڈی ڈونیگر کے مطابق اس بات کے شواہد ملتے ہیں کہ اس خطے کے تجارتی رابطے مصر تک پھیلے ہوئے تھے۔ (6) نائے لینڈ (7) نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہڑپہ سے میسو پوٹیمیا تک تجارت کے لئے بحرین کے تاجر مدد کرتے تھے۔

ہڑپہ تہذیب کے مذہبی رجحانات کے حوالے سے ماہرین کی آرا الگ الگ ہیں۔ ہندو مذہبی دانشوروں کا خیال ہے کہ یہ ہندومت کی ابتدائی صورت ہے۔ اسی لئے تصویروں اور الگ الگ شکلوں کو ابھار کر بیان کیا جاتا ہے۔ جانوروں سے گھیرے سینگوں والے شیر کی تصویر کو جانوروں کا خدا مانا جاتا ہے۔(8) اس تہذیب میں خواتین کی تصاویر ملنے کی یہ توجیہہ پیش کی جاتی ہے کہ یہ خط مادر سری تھا اور یہاں دیویوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ (9(

سر مورٹیمز ویلر نے 1953 میں یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ 1800 قبل مسیح سے 1700 قبل مسیح تک کے درمیانی عرصے میں اس تہذیب پر زوال آیا۔ ماہرین کے مطابق اس تہذیب کے زوال کی وجہ آریاؤں کے حملے تھے جن کے باعث یہ شہر آہستہ آہستہ خالی ہونا شروع ہوئے اور پھر کھنڈروں میں تبدیل ہو گئے۔ سر مورٹیمز ویلر 1949 سے 1950 تک پاکستانی حکومت کے آرکیالوجی کے مشیر رہے اور آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ بنانے میں تعاون کیا۔

ان کے بعد آنے والے ماہرین نے اس نظریئے کو رد کیا اور اس خطے سے ملنے والے ڈھانچوں کی جانچ کے بعد یہ بتایا کہ وادی سندھ کی تہذیب قحط اور مصر کے ساتھ تجارت رفتہ رفتہ ختم ہونے کے باعث تباہ ہوئی۔ یہ سب اچانک نہیں ہوا، یہاں کے لوگوں نے اور علاقوں کا رخ کیا اور نئی بستیاں آباد کیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس تہذیب کے آثار ماضی بن جانے والی دیگر کئی تہذیبوں میں بھی ملتے ہیں۔ (10(

جب ویدی دور کی بات کی جاتی ہے تو اس سے مراد وہ وقت لیا جاتا ہے جب کہ ہندوؤں نے اپنے سب سے مذہبی وچاروں کو لکھ کر محفوظ کیا۔ اس وقت کے بارے میں اب تک صرف اندازے ہی لگائے گئے ہیں۔ ویدوں میں استعمال کی گئی زبان اور لسانی علم کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ یہ 1700 قبل مسیح سے 1100 قبل مسیح کے درمیانی دور کے دوران وجود میں آئی اور اس کا اختتام 500 قبل سے 150 قبل مسیح تک ہوا۔ ویدوں کا علم سینہ بہ سینہ اور نسل در نسل آگے بڑھتا رہا جب کہ اسے لکھنے کا کام بہت بعد میں کیا۔ ویدوں سے جڑی تہذیب کو ویدی تہذیب کہا جاتا ہے جب کہ ویدی تہذیب کی وادی سندھ کی تہذیب، انڈو آریائی ہجرت اور گندھارا تہذیب کے ساتھ رابطہ ہمیشہ سے رہا ہے۔

رگ وید سارے ویدوں سے پرانے مانے جاتے ہیں۔ ان میں سے 2 سے 7 تک لسانی اعتبار سے سب سے قدیم ہیں بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان میں ویدی دور سے پہلے کے بھی آثار پائے جاتے ہیں جسے انڈو ایرانی تہذیب کہا جاتا ہے۔ رگ وید میں بتائی گئی تہذیب میں جانوروں کو پالنے کا اور انہیں اپنی زندگی کا اہم حصہ بنانے کا ذکر ہے، یہ لوگ جانور پالنے والے تھے اور ایک جگہ

سے دوسری جگہ ہجرت کرتے رہتے تھے۔ اس لئے اس تہذیب کو کسی ایک خاص علاقے سے جوڑنا مشکل ہے۔ رگ وید میں جو تہذیب ہمیں نظر آتی ہے اس کا مغربی سربیا اور یوریشیا میں قائم اندونو تہذیب اور شمالی شام سے اناتولیا تک پھیلی ہوئی مشینی تہذیب کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

ویدوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس تہذیب کے چار طبقے تھے، ان طبقات میں شادی بیاہ سے لے کر معاشرے میں ان کے کردار اور درجے سب کچھ واضح تھے۔ براہمن، کھشتری، ویش اور شودر بالترتیب اس تہذیب میں مقام رکھتے تھے جس میں براہمن سب سے اونچے سنگھاسن پر براجمان تھے۔ ان میں شودر کم تر درجے کے لوگ تھے، ابتدائی دور میں شودر کم تر اور ان سے اوپر کے تینوں طبقے ایک جیسی ہی طبقاتی حیثیت رکھتے تھے تاہم ویدوں کے آخری دور میں براہمن اور کھشتری کو اونچا مقام ملا۔

ویدی تہذیب سے یہ بھی علم ہوتا ہے اس میں جانوروں کو بہت اہمیت دی جاتی تھی، ان میں گائے کو دیوی اور بھینسے کو دیوتا کا مقام دیا گیا تھا۔ اس تہذیب کے درمیانی دور میں کاشتکاری تیزی سے پھیلی جس کے باعث نیم خانہ بدوش اور پکھی واس قبیلے ایک جگہ آباد ہونا شروع ہو گئے۔

رگ وید کی 36 نظموں میں لفظ آریا کو 34 بار استعمال کیا گیا ہے۔ ماہرین یہ بھی کہتے ہیں کہ آریا، اسی تہذیب کے آبا و اجداد کے قبائلی اتحاد کا ایک ٹکڑا تھے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ آریا کسی زمانے میں اسی خطے کا ایک قبیلہ تھا۔ رگ وید میں لکھا ہے:

"The pious Aryans Tribes at Sarifices address them first to him who doeth Marvels."(11)

ان سطروں میں آریا کو قبیلہ کہا گیا ہے۔ رگ وید میں ہی لفظ آریا ان افراد کیلئے استعمال کیا گیا ہے جو مذہبی رسوم پوری نہیں کرتے، ان افراد کیلئے آروان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

لفظ آریا یاآناریا مہا بھارت اور رامائن میں بھی کئی بار استعمال کیا گیا ہے۔اس کے معنی مذہبی اصولوں پر چلنے والے شخص کے ہیں۔ رامائن میں بندروں کے سردار سگریو کو آریا قرار دیا گیا ہے۔ سگریو اپنے بھائی بالی کو بھی آریا ہی کہتا ہے۔ ایک اور جگہ پر راون نے خود اپنے اور اپنے وزیروں کیلئے آریا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ان حوالوں کی بنیاد پر ہی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آریا حسب نسب میں اچھے ہونے کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مہا بھارت میں آریا کا لفظ لوگوں کے رویئے کے مطابق استعمال کیا گیا ہے۔ پانڈوئوں نے راون کو دھوکے سے قتل کرنے کے بعد خود کو آناریا قرار دیا۔ مہا بھارت کے مطابق لوگوں کا رویہ طے کرتا ہے کہ وہ آریا ہیں یا نہیں۔ اسی بنیاد پر اس میں کورووں کو آریا قرار دیا گیا ہے۔

ہندو مت اور بدھ مت میں حق کو پالینے والے یا روحانیت کی راہ پر چلنے والے شخص کیلئے آریا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ بھگوتا پران میں ہے:

my lord, a person who is chanting your whole name although born of a low "O family like that of chandala is situated on the highest platform of self realization.Such a person must have performed all kinds of penances and

sacrifices according to Vedic literature many many times after taking bath in all the holy places of pilgirmage such a person is considered to be the best of Aryan family " (Bhagvata Puran 3,337)

بدھ مت میں بھی آریا کا لفظ کئی بار استعمال کیا گیا ہے اور اس میں اس کے معنی اوپر بیان کئے گئے معنی سے ملتے جلتے ہیں۔ بدھ مت کے مطابق اس مت کی راہ پر چلنے والے لوگ آریا ہیں جبکہ اس سے منہ موڑنے والے آناریا ہیں۔

ایران کے ہنحا منشی دور کے ادب سے پتہ لگتا ہے کہ آریا لفظ ہندوستان سے الٹ معنی میں استعمال کیا جاتا تھا، ادھر اس کے معنی لسانی نوعیت کے ہیں۔ ایران میں آریا، ایرانی ہونے کا اظہار تھا۔(12) جبکہ آناریا کا مطلب غیر ایرانی تھا۔ (13) ایران کے معنی بھی آریا کے ہی ہیں اور یہ مطلب سنید سلطنت کے وقت سے چلا آرہا ہے۔ آرمینیائی تاریخی حوالوں سے بھی یہی پتہ لگتا ہے کہ ایرانیوں کو آریا ہی کہا جاتا تھا، لیکن ان کے علاوہ دیگر خطوں کی کچھ دوسری قوموں کو بھی آریا کہا جاتا تھا (14)

اس بارے میں گفتگو کیلئے مشہور تاریخ دان رومیلا تھاپڑ لکھتی ہیں:

"Indo Aryan spread gradually over northern India, incorporatin some elements of proto Asiatic and Dravidian. It bears repeating that Indo Aryans is infect a language label, indicating a speech group of Indo European familys and not a racial term.To refer to ' The Aryans" as a race is therefore in accurate" (15)

اوپر دیئے گئے پیراگراف کا مقصد یہ بتانا تھا کہ اس خطے کا ہڑپہ کے دور سے ایران، افغانستان حتیٰ کہ مصر سے تجارتی اور معاشرتی تعلق ہونے کے سبب یہاں کی لوک داستانوں میں بھی ان کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔ لسانی ماہرین نے اس خطے کی کئی زبانوں کو انڈو یورپی زبان کی شاخ قرار دیا ہے جنہوں نے لمبے عرصے تک علیحدہ علیحدہ علاقوں پر اپنا اثر چھوڑا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان زبانوں نے کسی دوسری زبان سے جنم لیا بلکہ اس کا مطلب ایک دوسرے پراثرانداز ہونے اور ان کے تجربوں میں مماثلت ہے۔ اسی لئے پنجابی اور خطے کی دوسری کئی زبانوں کی اساطیر یورپ اور مصری اساطیر سے ملتی جلتی ہیں اور اسی طرح ہندو لوک داستانوں کا بڑا حصہ بھی دوسرے خطوں کی لوک داستانوں سے میل کھاتا ہے۔ پنجابی کے کلاسیکی شاعروں کے کلام میں ان اساطیر کے استعمال کی وجہ بھی ان میں موجود خطے کی تفصیلی تاریخ اور عوام کا ان سے لگائو ہے۔

حوالہ جات:

(1) D.N.Wadia, The geology of Poonch State, in Memoris of the Geological Survey of India. 1928, P 51.

H.DE Terra and T.T.Paterson. Studies in the Ice Age in India (2)
and associated human cultures, Carnegie inst Washington;Wash Pub,1939, P311-12

Nature. "Palaeontology: Early Neolithic Tradition of destiny" (6 (3)
April 2006, P755-56

http://news.bbc.co.uk/2/hi/science/nature/334517.stm (4)

Sir John Marshal, Mohenjo-Daro and the Indus civilisation, New (5)
Delhi: Asian Services, 2004, P 45

Wendy Doniger. The Hindus, London: Oxford University Press, (6)
2010, P67

Neyland, R.S. "The Seagoing Vessles on Dilmun Seals". In (7)
Keithe, D.H.; Carrell, T.L (eds. Underwater archaeology proceedings of the society for Historical Archaeology conference at Kingston, Jamaica: Tucson, A Z Society for Historical Archaeology.1992) 68-74

Ranbir Vohra. The Making of India: A Historical Survey. London: (8)
M.E. Sharpe 2000, P 15

Feuerstein, Georg: Kak, Subhash; Frawley, David. In Search of (9)
the Cradle of Civilization, Mew light of Ancient India, Chennai: Quest Books,2001. P121.

Andrew Lawier. "Indus Collaps: The End or the Beginning of an (10)
Asian Culture?" Science Magazine, 320:1282-3.2008-06-08.

Ralph T.H.Girffith. The Hymns of the Rigveda. Kotagiri:1896, (11)
P42

G. Gnoli, "Iranic Identitiy as a Historical Problem: The Beginnin (12)
of a social awareness under the Achaemenians, in the East and the meaning of History. International Conference, 23-27 November 1992, Rome:1994, P147-67

Schmitt Rudiger. "Aryan" Incyclopaedia Iranica. Vol.2. New (13)
York: Routledge & Kegan Paul, 1989

R.W Thomsan. History of Americans by Moses Khorenat'si, (14)
Oxford: Harward University Press, 1978, 118-66

Romila Thapar. History of Early India, India:Penguin Books, 2003, Pxxiii (15)

/....../